محمد کیومرثی

اردو پر فارسی زبان کے اثرات

تأثیر زبان فارسی بر زبان اردو

گرچہ ہندی در عذوبت شکر است
طرز گفتار دری شیرین تر است
فکر من از جلوہ اش مسحور گشت
خامۂ من شاخ نخلِ طور گشت
پارسی از رفعت اندیشہ ام
در خورد با فطرتِ اندیشہ ام

(علامہ اقبال لاہوری)

انسانی معاشرے میں زبان ایک بہت اہم رول ادا کرتی ہے جسے کبھی، کسی وقت اور کسی زمانے میں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور دراصل یہی زبان قوموں کے کلچر کی محافظت بھی کرتی رہتی ہے یعنی مختلف اقوام کی ثقافت اور تہذیبیں زندہ رہنے کے لیے ایک زندہ زبان کی محتاج ہیں۔

ماہر لسانیات اکثر اس بات پر متفق ہیں کہ کسی معاشرے میں زبان مرنے اور مٹ جانے کے بعد کلچر اور ثقافت بھی خود بخود مر کر تباہ ہو جاتی ہے۔ تاریخی پس منظر سے دیکھنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ ایران اور برصغیر کے سماجی، معاشرتی اور تہذیبی تعلقات بہت پرانے اور دور کی بات ہیں یہاں تک کہ آریاؤں کے تمدن اور ان کی حکومت سے بھی پہلے یہ تعلقات اور روابط قائم رہے ہیں۔ وادی سندیا سندھ اور موہنجوداڑو میں جو آثار و شواہد پائے جاتے ہیں وہ سب اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ان دونوں قوموں

Scanned by CamScanner

پہلے ہی سے بہت سی مشابہتیں موجود ہیں۔

ایران اور وادی سندھ یا موجودہ پاکستان کے مشترک تعلقات خاص طور پر سیاسی، تہذیبی سطح پر یہ روابط ماقبل تاریخ کے دوران تک پہنچ جاتے ہیں۔ تاریخ بھی اس بات پر شاہد ہے کہ پیشد ادیان اور ہخا منشیان جو ایران کی پہلی حکومتوں کی حیثیت سے ظاہر ہوگئیں تو اسی زمانے سے ان دونوں ممالک میں آنا جانا اور آمد و شد شروع ہوگیا۔

برصغیر پاک و ہند میں مسلمان فاتحین کی آمد کا مسئلہ ایک اہم موضوع خیال کیا جاتا ہے۔ اس میں اسلامی دوران کے آغاز ہونے کے ساتھ ساتھ ان دونوں ممالک کے تعلقات اور بھی بڑھے اور اس سرزمین کی تاریخ، کلچر اور لوگوں کی رسومات پر بہت گہرے اثرات مرتب کیے گئے۔ دوسری طرف سے فارسی زبان و ادب نے اس خطے میں اتنی ترقی کرلی کہ قریباً آٹھ سو سال تک یہ زبان برصغیر کی سرکاری زبان قرار پائی۔ فارسی زبان و ادب نے برصغیر کی مقامی بولیوں پر بھی گہرے اثرات چھوڑ دیے اور نہایتاً انہی تبدیلیوں کے نتیجے میں اردو زبان معرض وجود میں آئی۔

ماہر لسانیات اردو زبان کا تعلق ہند آریائی زبانوں کے خاندان سے بتاتے ہیں اور اکثریت اس بات پر متفق ہے کہ قدیم اردو کا آغاز برصغیر میں مسلمانوں کی آمد اور مقامی باشندوں کے میل جول سے ہوا۔

سلطان محمود غزنوی کی فتوحات کے ساتھ برصغیر کی تاریخ کا ایک نیا دور شروع ہوتا ہے۔ اس نے لاہور کو منتخب کر کے اس میں اپنا نائب مقرر کردیا اور اس کے بعد زیادہ تعداد میں علماء اور صوفیاء نے یہاں آکر تبلیغ دین کے مراکز قائم کرلیے جس کے نتیجے میں مقامی لوگ اور باشندے بہت بڑی سطح پر اسلام قبول کرنے لگے۔ اس سماجی انقلاب کا اثر یہاں کی زبان پر بھی پڑا یعنی انہوں نے اشاعت دین کے لیے یہاں کی زبان کو اختیار کیا اور اس طرح غزنوی عہد میں مسلمانوں کی اپنی زبان، فارسی، عربی اور ترکی کے ساتھ ساتھ ایک ہندوی زبان کے خدوخال بھی نکھرنے لگے۔[1]

Scanned by CamScanner

غزنویوں کے حملوں کے نتیجے میں فارسی زبان وادب نے بڑی تیزی سے برصغیر میں رشد ونمو پاکر ترقی کی منازل طے کرلیں اور بہت سی کتابیں اور مضامین فارسی سے ہندی یا اردو میں اور اردو سے فارسی ترجمے کیے گئے۔ ۲

البتہ یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ فارسی زبان اپنی صلاحیتوں اور اپنے اندر تہذیبی، علمی اور ادبی رونق کی بدولت ہمیشہ آفاقی محافل کے ادیبوں، دانشوروں اور عالموں کی توجہ کے تحت رہی ہے۔ اب بھی چند صدیوں کے گزرنے کے باوجود فارسی زبان وادب کے چراغ کی روشنی اس خطے میں چمک رہی ہے۔ فارسی زبان وادب نہ صرف مسلمانوں میں بلکہ ہندوؤں کے درمیان بھی بڑی اہمیت کی حامل ہے اور اس کی مقبولیت بہت زیادہ ہے۔ ۳

فارسی اور اردو کے اشتراکات بہت زیادہ ہیں اور فارسی زبان نے نہ صرف اردو پر بلکہ پاکستان کی دوسری زبانوں پر بھی گہرے اثرات چھوڑے ہیں۔ برصغیر اور پاکستان کی پہلی زبان جو فارسی سے زیادہ متاثر ہوئی اور اس میں بہت سی تبدیلیاں آئیں، پنجابی زبان تھی۔ پنجابی نے فارسی کے ساتھ سیدھے تعلقات قائم کرلیے، فارسی زبان اور پنجابی کی آمیزش سے ایک ایسا خمیر مایہ تیار ہوا جس سے دہلی پہنچ کر اردو زبان وجود میں آئی۔ اس سلسلے میں ملاوجہی دکنی کی کتاب (سب رس) میں اس آمیزش کے نمونے بخوبی دیکھے جاسکتے ہیں۔ جب پنجاب پر فارسی زبانان کے اثرات پڑے تو پنجابی زبان کے پرانے سے پرانے کلاسیکل شعر بھی ان اثرات سے نہ بچ سکے۔ یہ سب انہی اثرات ہی کا نتیجہ ہے کہ آج ہم پنجابی زبان میں بے شمار فارسی الفاظ موجود پاتے ہیں اور خاص بات یہ کہ ان کی بیگانگی کا احساس تک بھی نہیں ہوتا۔ ۴

حافظ محمود خان شیرانی اور دیگر ماہر لسانیات کی اکثریت اس بات پر اتفاق کرتی ہے کہ قدیم اردو کو ہندوستان کی نسبت سے ہندی یا ہندوی کہا جاتا رہا ہے۔ امیر خسرو نے بھی اسی زبان کو ''ہندوی'' کہا ہے اور اس سلسلے میں قدیم صوفیائے کرام کے اقوال اور

تحریریں بھی اس بات کا ثبوت ہیں۔ اردو دراصل ترکی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب لشکر یا چھاؤنی ہے۔ شیرانی صاحب نے اپنی تحقیقات کی بناء پر لکھا ہے کہ یہ لفظ ترکی زبان میں مختلف شکلوں میں مستعمل ہے اور یہ لفظ مختلف المعانی بھی ہے جیسے فرودگاہ، لشکر، پڑاؤ اور کچھ حصہ لشکر کے لیے اسے استعمال کرتے ہیں۔ لفظ اردو کا استعمال سب سے پہلے ''تزک بابری'' میں شہنشاہ بابر نے کیا ہے۔ ۵

اردو زبان معرض وجود میں آتے ہی ترقی کرتی رہی اور اس کی ابتدائی شکل میں فارسی الفاظ و اصطلاحات کمتر دکھائی دیتے ہیں اور ہندی یا ہندوی زبان اس پر مسلط تھی لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ فارسی زبان کے اثرات مزید ہو کر نمایاں ہو گئے اور اکثر ادیب، دانشور اور عالم لوگ اپنی مہارت اور برتری دکھانے کے لیے زیادہ سے زیادہ فارسی زبان کے الفاظ و اصطلاحات کو منتخب کر کے استعمال کرنے لگے۔

ملمع نویسی کی صنعت جس طرح فارسی میں رائج تھی اسے اسی طرح اردو میں بھی استعمال کیا جانے لگا۔ ان میں فرق یہ تھا کہ فارسی میں استعمال کرتے وقت ایک مصرع فارسی میں استعمال کرتے تھے اور دوسرا مصرع عربی میں تھا لیکن اردو میں ایک مصرع اردو اور دوسرا مصرع فارسی میں تھا۔ مثال اور نمونے کے طور پر:

ملک ہاتھوں سے گیا ملت کی آنکھیں کھل گئیں
حق، ترا چشمی عطا کر دست غافل در نگر

(اقبال لاہوری)

اور کبھی کبھی اردو زبان میں فارسی الفاظ اتنی بڑی حد تک استعمال کیے گئے کہ گویا فارسی ہی زبان ہے۔ مثال کے طور پر:

نہیں منت کش تاب شنیدن داستان میری
خموشی گفتگو ہے، بے زبانی ہے زبان میری

(اقبال لاہوری)

Scanned by CamScanner

اردو زبان کی تشکیل میں فارسی زبان کے اثرات اتنے زیادہ ہو گئے کہ آگے چل کر جب پاکستان کا ملک دنیا کے نقشے پر ابھرنے والا تھا اور اس کے لیے ایک قومی ترانے کی ضرورت پڑی تو پاکستانی معاصر شعراء میں سے ایک شاعر پاکستان کا قومی ترانہ لکھنے لگا۔ اس میں حیرت کی بات یہ ہے کہ سارے الفاظ فارسی میں ہیں اور اردو زبان کا ایک لفظ بھی سوائے ایک اضافت ''کا'' پایا نہیں جاتا۔ ۶

اردو شعرائے مختلف شکلوں اور صورتوں میں فارسی شاعری کی پیروی کی ہے مثال کے طور پر اردو میں ''واسوخت'' کے عنوان سے شعر کی ایک قسم موجود ہے جو کہا جاتا ہے کہ وحشی بافقی نے اس کو ایجاد کر کے بنایا ہے۔ اور اردو شعرائے خصوصاً میرزا محمد رفیع سودا نے اس کو استعمال کر کے اس صنعت سے تقلید کی ہے۔ مرثیہ بھی فارسی کی ایک شعری صنعت محسوب ہوتی ہے جسے اردو زبان کے شعراء اس میں کچھ تبدیلیاں لا کر اس کی تقلید کرنے لگے ہیں۔

فارسی کنایے اور فارسی ضرب الامثال، فارسی نظم و نثر اور فارسی زبان کا گرائمر حتی کہ فارسی رائٹنگ کا طور طریقہ اردو میں استعمال ہو کر دیکھے جاتے ہیں۔ ۷

اردو شاعری قافیے کی صنعت میں بھی فارسی قوافی کی پیروی کرتی رہی ہے۔ اردو شعر کے اکثر مضامین یا فارسی مضامین سے لیے گئے ہیں یا کہ وہی فارسی مضامین و موضوعات کو استعمال کیا گیا ہے۔ کمال خان رستمی، ملا وجہی، غواصی، ملک خشنود اردو کے ایسے شاعر ہیں جنہوں نے زیادہ تر فارسی داستانوں اور کہانیوں کے موضوعات اختیار کر لیے تھے۔

مشہور ماہر لسانیات شمس العلماء محمد حسین آزاد فارسی زبان کے اثرات اردو پر کے سلسلے میں فرماتے ہیں کہ ''اردو زبان کا پودا سنسکرت کی زمین سے اگ کر فارسی زبان کی آب و ہوا میں رشد و نمو کر کے پالا گیا ہے''۔ ۸

فارسی الفاظ کی بڑی تعداد جو فارسی اور اردو میں ایک ہی شکل اور معنی میں

استعمال ہوتے ہیں میں ایسے کلمات والفاظ کی تعداد بہت زیادہ ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ فارسی زبان کے ہر لفظ کو اردو میں استعمال کر سکتے ہیں۔

ادبی زاویے سے اگر دیکھا جائے تو فارسی زبان کے زیادہ تر الفاظ، کلمات اور جملے اردو میں استعمال ہوتے جاتے ہیں۔ یعنی ادبی سطح پر اردو عینا فارسی میں بدل جاتی ہے اور سارے کلمات اور الفاظ فارسی میں کہے جاتے ہیں۔

اردو میں بعض ایسے مصادر اور افعال موجود ہیں جو ڈائریکٹ فارسی مصادر، افعال اور کلمات سے بنائے گئے ہیں اور دراصل دونوں کی جڑ میں کافی مشابہتیں پائی جاتی ہیں۔

درج ذیل میں کچھ نمونے لائے گئے ہیں:

پختن : پکانا	آمدن : آنا	دادن : دینا	کردن : کرنا
فرمودن : فرمانا	شرم کردن : شرمانا	تراشیدن : تراشنا	رنگ کردن : رنگنا
چھپہ زدن : چھپانا	چشیدن : چکھانا	پروراندن : پالنا	چاپ شدن : چھپنا

اردو زبان میں کچھ ایسی اصطلاحات اور تراکیب موجود ہیں جن کا ایک یا دو حصے فارسی میں ہیں اور باقی اجزاء اردو ہیں۔ ایسی تراکیب کی تعداد بہت زیادہ ہیں۔ درج ذیل چند نمونے لائے گئے ہیں:

آب آب ہونا : شرمندہ شدن	آب آجانا : جلاء وصیقل شدن
آرام کرنا : استراحت کردن	آرزو حاصل ہونا : مراد یا آرزو حاصل شدن

بہت سی فارسی ضرب الامثال اور محاورات اردو میں پائے جاتے ہیں جو عینا فارسی ہیں اور

Scanned by CamScanner

اردو میں استعمال ہو جاتے ہیں۔

ان کے علاوہ کچھ ایسی ضرب الامثال بھی اردو میں موجود ہیں جن کے مفہوم اور معنی ایک ہی ہیں لیکن مختلف اور متفاوت کلمات سے استعمال کی جاتی ہیں اور ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہیں۔ درج ذیل میں کچھ نمونے موجود ہیں:

قدر نعمت بعد زوال: پس از زوال قدر نعمت دانستہ می شود

دیر آئے درست آئے: دیر آید درست آید

مسلمانی آبادانی: مسلمانی آبادانی

نادان دوست سے دانا دشمن بھلے: دشمن دانا بہ از دوست نادان

ایک انار سو بیمار: یک انار و صد بیمار

نیکی اور پوچھ پوچھ: نیکی و پرسش

عقلمند کو اشارہ کافی ہے: عاقل را یک اشارہ بس باشد

نیم حکیم خطرۂ جان، نیم ملا خطرۂ ایمان: نیم حکیم خطرۂ جان، نیم ملا خطرۂ ایمان

قول مردان جان دارد: قول مرد قول است

یار زندہ صحبت باقی: یار زندہ صحبت باقی

نوکر بر طرف روزی ہر طرف: روزی دہندہ خداوند است، رزاق خداوند است

مال مفت دل بی رحم: مال مفت دل بی رحم

ان ضرب الامثال کے علاوہ بہت سے فارسی محاوروں، ترکیبوں اور اصطلاحوں کے بھی فارسی سے اردو میں ترجمے کر لیے گئے ہیں۔ جو اردو شعرا نے بھی اپنے شعروں میں استعمال کر لیے ہیں۔ درج ذیل کچھ مثالیں موجود ہیں:

(برآمدن سے بر آنا)

عہد سے اس صنم کے بر آیا نہ جائے گا
یہ ناز ہے تو ہم سے اٹھایا نہ جائے گا

(قائم)

(بر آمدن سے بر آنا)

اتنی کی یہ طاقت ہے کہ اس سے بر آئے
وہ زلف سیاہ اپنی اگر لہر پر آئے

(سودا)

(خوکردن سے خوکرنا)

جب ہوا معشوق عاشق دلربائی کیا کرے
بندگی سے جس نے خو کی ہو خدائی کیا کرے

(یقین)

ان تراکیب اور اصطلاحوں کے علاوہ نئی اصناف سخن اردو کی شاعری میں داخل کی گئیں، مرثیے اور مسدس کا رواج بھی اردو زبان میں ہوگیا۔ بہت سی فارسی تشبیہیں اور استعارے اردو میں منتقل کر لیے گئے۔ درج ذیل کچھ اشعار میں خوبصورت مثالیں موجود ہیں۔

نازکی اس کے لب کی کیا کہیے
پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے

(میر)

روندے ہے نقش پا کی طرح خلق یاں مجھے
اے عمر رفتہ چھوڑ گئی تو کہاں مجھے

(درد)

اردو شعر کے حوالے سے یہ کہنا چاہیے کہ وہ فارسی کی لفظی صنعتوں سے بے حد

Scanned by CamScanner

متاثر ہے اور فارسی زبان کی اکثر لفظی صنایع اردو میں بھی استعمال ہو جاتی ہیں اور اردو میں عروضی اوزان بھی وہی فارسی اوزان ہیں ۔ 9

لفظی صنعتیں جو فارسی سے آکر اردو میں استعمال ہو جاتی ہیں ، یہ ہیں:

تسجیع کی صنعت : متوازی سجع ،مطرف سجع اور متوازن سجع

سجع متوازی کی مثال ملاحظہ ہو:

جس کوچہ و بازار میں جاتی وہاں اسباب عیش مہیا پاتی ، سبزے کی مہک ، بجلی کی چمک ، بادل کی کڑک ایک عام دکھاتی ہے ۔ (آرائش محفل ، میر شیر علی افسوس)

جناس کی صنعت ، من جملے جناس تامِ جناس ناقص ، جناس زایدو ، جناس مرکب اور جناس خط اردو میں استعمال کی جاتی ہیں ۔

ردالعجز الی الصدر کی صنعت جسے مطابقہ کی صنعت بھی کہا جاتا ہے اردو میں استعمال ہو جاتی ہے ۔ اعنات کی صنعت ، تضاد کی صنعت ، مراعات النظیر کی صنعت ، لف و نشر کی صنعت ، یہ سب اردو میں فارسی زبان سے آکر موجود ہیں ۔ معنوی صنعتوں کے سلسلے میں بھی فارسی کی ساری معنوی صنایع اردو میں استعمال کی جاتی ہیں ۔ تشبیہ ، استعارہ ، تجاہل عارفانہ ، حسن تعلیل ، تلمیح ، ابہام ، اغراق ، تمثیل یہ ساری صنعتیں جو فارسی سے آکر اردو میں موجود ہیں ۔

بہر حال یہ پاکستان اور پاکستانیوں کی اپنی بات ہے کہ فارسی زبان دراصل اردو زبان کی ماں کی حیثیت رکھتی ہے اور انہوں نے اردو کو دختر زیبائے فارسی کے نام سے پکارا ہے وہ سب بھی اس بات پر معتقد ہیں کہ عربی الفاظ جو اردو میں استعمال ہو جاتے ہیں وہ بھی فارسی زبان کے ذریعے سے اردو میں داخل ہو کر منتقل ہو گئے ہیں اور ڈائریکٹ عربی سے نہیں آئے ۔ حالانکہ ڈاکٹر شاہد چوہدری کا کہنا ہے کہ محمد بن قاسم عرب سپہ سالار جس نے برصغیر پر پہلی دفعہ کے لیے حملہ کیا اس کی افواج کے سپاہی بھی ایرانی تھے اور شہر شیراز سے تعلق رکھتے تھے ۔

Scanned by CamScanner

ڈاکٹر شبلی صدیق فرماتے ہیں کہ ''یہ ایک مصدقہ حقیقت ہے کہ مقبولیت و پذیرائی انہی شعراء کے حصے میں آئی جنہوں نے فارسی الفاظ کا بکثرت استعمال کیا خصوصاً مرزا غالب کے بارے میں تو مشہور ہے کہ اگر اس کے بعض اشعار سے افعال ناقصہ نکال دیے جائیں یا حروف جار بدل دیے جائیں تو وہ مکمل طور پر فارسی شعر بن جائیں گے''۔[10]

Scanned by CamScanner